اللہ تعالیٰ کا ذکر

سُبْحَانَ اللہ ‏ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ

وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ‏ X☆X☆X ‏ وَاللہُ اَکْبَر

عام طور پر لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے فضائل بتانے پر زور دیا جاتا ہے، لیکن ذکرِ الٰہی نہ کرنے کے جو نقصانات ہوتے ہیں اُن پر کم ہی بات ہوتی ہے۔ایک عام مسلمان کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ اللہ کا ذکر کرنا صرف نیکیاں کمانے کا ذریعہ ہے، لیکن یہ ذکرِ الٰہی کا نامکمل تصور ہے۔حقیقت یہ ہے کہ اللہ کا ذکر نہ کرنا گناہوں کی طرف راغب ہونے کی پہلی سیڑھی ہے اور دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان کا باعث ہے۔نیک اعمال کی طرف راغب ہونے اور نیک اعمال پر قائم رہنے کے لئے ہر پل اللہ کا کثرت سے ذکر کرنا انتہائی ضروری ہے۔ قرآن اور نماز اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنے کا سب سے اہم ذریعہ ہیں۔ جو انسان بے نماز ہو، قرآن سُننے یا پڑھنے سے دور ہو، یہ ناممکن ہے کہ اُس کے دل اور زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہتا ہو۔ جو انسان نماز اور قرآن سے دور ہے، اُس کا دل، دماغ اور زبان شیطان کی گرفت میں ہے۔ نماز اور قرآن سے دور رہنے والا عملی طور پر اللہ کے ذکر سے منہ موڑتا ہے۔ ایسے انسان سے متعلق چند آیات اور صحیح احادیث قابلِ غور ہیں۔

أعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ اِنَّنِیْٓ اَنَا اللہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (14) ﴾

[طٰـہٰ : 20] ”یقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، سو میری ہی عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو“

[☆ : اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر کرنے کے لئے نماز کی پابندی کا حکم فرمایا۔یعنی نماز ہے ہی اللہ کا ذکر۔ اللہ نے یہ نہیں فرمایا کہ جب چاہے نماز پڑھ لو اور جب چاہے چھوڑ دو، بلکہ نماز قائم کرنے کا حکم فرمایا۔ بے نماز لوگ چاہے لاکھ تسبیح کریں، وہ اللہ کے ذکر سے منہ موڑتے ہیں]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَمَنْ یَّعْشُ عَنْ ذِکْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَیِّضْ لَہٗ شَیْطٰنًا فَھُوَ لَہٗ قَرِیْنٌ (36) وَ اِنَّھُمْ لَیَصُدُّوْنَھُمْ عَنِ السَّبِیْلِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّھُمْ مُّھْتَدُوْنَ (37) ﴾

[الزخرف : 43] ” اور جو کوئی نہایت مہربان اللہ کے ذکر سے منہ موڑے، ہم اُس پر ایک شیطان مُسلّط کر دیتے ہیں پھر وہ اُس کا ساتھی بن جاتا ہے۔اور یقیناً وہ اُن کو نیکی کی راہ سے روکتا رہتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہم ہدایت یافتہ ہیں“

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْھِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰھُمْ ذِکْرَ اللہِ اُولٰٓئِکَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِ (19) ﴾

[المجادلۃ : 58] ” قابو پا لیا اُن پر شیطان نے پھر اُن کو اللہ کا ذکر بھلا دیا یہ لوگ شیطان کا گروہ ہیں“

[☆: جو پانچوں نمازیں نہیں پڑھتا، قرآن سُننے یا پڑھنے سے دور رہتا ہے یا اللہ کا ذکر نہیں کرتا، اللہ اُس پر ایک شیطان مُسلّط کر دیتا ہے۔وہ شیطان اُس کے دل پر قبضہ کرکے اُسے ہر گناہ خوبصورت بنا کر اور ہر نیکی مشکل بنا کر دکھاتا ہے۔وقت گزرنے کے ساتھ وہ شیطان کا ساتھی اور مددگار بن جاتا ہے، خود کو سمجھدار اور نیک لوگوں کو بے وقوف سمجھتا ہے اور لوگوں کو اپنے قول اور فعل سے گمراہ کرنا شروع ہو جاتا ہے]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿22﴾ ﴾

[الزمر: 39] "سو ویل (جہنم کی وادی یا تباہی) ہے اُن کے لئے جن کے دل اللہ کا ذکر نہ کرنے سے سخت ہیں۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں"

ابنِ عمرؓ سے روایت ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ کلام نہ کیا کرو۔ اللہ کے ذکر کے علاوہ زیادہ کلام کرنا دل کی سختی (کا باعث) ہے اور سب لوگوں سے زیادہ اللہ سے دور وہ ہے جس کا دل (ذکرِ الٰہی نہ کرنے کی وجہ سے) سخت ہے" [رواہ امام ترمذیؒ]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ﴿124﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ﴿125﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰيٰتُنَا فَنَسِيْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى ﴿126﴾ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَلَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ﴿127﴾ ﴾

[طٰهٰ: 20] "اور جس نے میرے ذکر سے منہ پھیرا، سو یقیناً اُس کے لئے زندگی کی تنگی ہے اور ہم اُسے قیامت کے دن اندھا اُٹھائیں گے، وہ کہے گا اے ربّ! تو نے مجھے اندھا کیوں اُٹھایا جبکہ میں تو دیکھ سکتا تھا؟ اللہ فرمائے گا جس طرح تمہارے پاس ہماری آیات پہنچیں اور تم نے اُن کو بُھلا دیا، اسی طرح آج ہم نے تمہیں بُھلا دیا۔ اور ہم اسی طرح بدلہ دیں گے جو حد سے نکلے اور اپنے ربّ کی آیات کا یقین نہ کرے"

[☆ : یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے۔ قرآن کا انکار کرنے والوں، قرآن کی خلاف ورزی کرنے والوں اور قرآن کو سُننے یا پڑھنے سے گریز کرنے والوں کی "دنیا اور آخرت" تنگ ہوگی۔ جس دنیا کی خاطر یہ قرآن کو بھول گئے، اللہ انہیں اسی دنیا میں خوار رکھے گا۔ ان کی زندگی سکون سے خالی ہوگی اور انہیں آخرت کی تیاری کی توفیق ہی نہیں ہوگی۔ قبر اور قیامت کے عذاب اور اندھا پن ان کی آخرت کی تنگی ہوگی]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰهُمْ اَنْفُسَهُمْ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿19﴾ ﴾

[الحشر: 59] "اور نہ ہو جانا اُن لوگوں جیسے جنہوں نے اللہ کو بُھلا دیا تو اللہ نے اُن کو اپنے آپ سے ہی غافل کر دیا۔ یہی لوگ نافرمان ہیں"

[☆ : جو اللہ کو بُھول جائے، اللہ اُس کو اپنے فائدے اور نقصان کی تمیز ہی بُھلا دیتے ہیں۔ پھر یہ ساٹھ سال کی زندگی کو ہمیشہ رہنے والی آخرت پر ترجیح دیتے ہیں، انہیں شرک اور توحید، بدعت اور سُنّت، جنّت اور جہنم کی تمیز ہی نہیں رہتی۔ یہ صرف ایسے اعمال کرتے ہیں جن سے انہیں دنیا کا ہی فائدہ ملتا رہے اور ایسی نیکیوں سے دور رہتے ہیں جس سے انہیں اللہ تعالیٰ کی مغفرت، رحمت اور جنّت کی نعمتیں ملیں]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى عَنْ ذِكْرِنَا وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿29﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ﴿30﴾ ﴾ [النجم: 53] "سو اُس سے منہ موڑ لو جو ہمارے ذکر سے منہ موڑے اور دنیا کی زندگی کے علاوہ کچھ نہ چاہے۔ ان کے علم کی یہی انتہا ہے" [☆ : جن لوگوں کا مقصد صرف دنیا کمانا ہے اور وہ قرآن سے دور ہیں، اہلِ ایمان اُنہیں تبلیغ کریں مگر اُن کی صحبت نہ اختیار کریں۔ جیسے جانوروں کو صرف کھانے پینے کا علم ہوتا ہے، ان کا علم بھی دنیا کمانے تک محدود ہے۔ ان کی جہالت کی وجہ قرآن سے دوری ہے۔ اگر یہ قرآن سُنتے اور پڑھتے تو قبر اور قیامت میں نجات کی فکر کرتے]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (28) ﴾

[الرعد: 13] ''وہ لوگ جو مؤمن ہیں، اُن کے دل اللہ کے ذکر سے سکون پاتے ہیں، آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے ہی دل سکون پاتے ہیں''

[☆: اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف مؤمن کا دل اللہ کے ذکر سے سکون پاتا ہے، جبکہ منافق اور کافر کا دل ناچ گانے اور لغو باتوں سے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں'' [رواہ امام بخاری] حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا:

''گانا بجانا دل میں اس طرح نفاق (منافقت) پیدا کرتا ہے جیسے پانی کھیتی اُگاتا ہے'' [رواہ امام بیهقی] ان احادیث سے واضح ہے کہ منافق

Music سے سکون پاتا ہے اور نماز سے جی چراتا ہے۔ تَطْمَئِنُّ فعل مضارع ہے، جس میں Present & Future Tense دونوں

شامل ہوتے ہیں۔ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کا مکمل ترجمہ ہے: ''آگاہ رہو! اللہ کے ذکر سے ہی دل سکون پاتے ہیں اور پاتے

رہیں گے'' اللہ تعالیٰ نے Tension کے علاج کا دائمی نسخہ بتا دیا ہے۔ یہ علاج قرآن، نماز اور ذکر میں ہے، نہ کہ گانوں اور سگریٹ میں]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ

وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا (21) ﴾ [الاحزاب: 33] ''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی ذات اور سیرت) میں

بہترین نمونہ ہے، اُس کے لئے جو اُمید رکھتا ہو اللہ تعالیٰ کی اور قیامت کے دن کی اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرتا ہے''

[☆: اکثر لوگوں کو یہ آدھا ترجمہ یاد ہے: ''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ میں بہترین نمونہ ہے'' لیکن کس کے لئے؟ جو مؤمن اللہ کا

کثرت سے ذکر کرے گا، صرف اُسے ہی نبی ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ نظر آئے گی، جو ذکرِ الٰہی سے دور ہوگا اُسے کافروں کی زندگی]

اللہ عزوجل کا فرمان ہے: ﴿ رِجَالٌ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ

وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ (37) ﴾ [سورۃ النور: سورۃ نمبر 24]

''ایسے بندے، جنہیں غافل نہیں کرتی تجارت اور نہ ہی خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز کی پابندی سے اور زکوٰۃ ادا کرنے سے اور

وہ خوف کھاتے ہیں اُس دن سے جس میں دل اور آنکھیں (وحشت اور خوف کی شدت سے) اُلٹ جائیں گے'' [☆: نماز کی پابندی اور اللہ

کے ذکر سے غافل نہ ہونے کی وجہ قیامت کے دن کا خوف ہے۔ جس کے دل میں قیامت کا خوف نہیں وہ نماز اور اللہ کے ذکر سے دور ہے]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا (41) وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا (42) ﴾

[الاحزاب: 33] ''اے ایمان والو! اللہ کا ذکر کرو، بہت زیادہ ذکر اور اُس کی تسبیح کرو صبح اور شام''

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ

بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِیْنَ (205) ﴾ [الاعراف: 7] ''اور اپنے ربّ کا ذکر کرو اپنے دل میں،

عاجزی اور خوف کے ساتھ اور پست آواز سے، صبح کے وقت اور شام کے وقت اور غافلوں میں سے نہ ہو جانا''

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيهِنَّ وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ (44) ﴾ [بنی اسرائیل: 17] ''اُس اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان دونوں میں ہے اور کوئی بھی چیز نہیں جو تسبیح نہیں کرتی اللہ کی حمد کے ساتھ، لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھ سکتے''

[☆ : اللہ تعالیٰ کو ہماری تسبیح کی کوئی ضرورت نہیں۔ ہماری پیدائش سے پہلے بھی کائنات کا ہر ذرّہ اللہ کی تسبیح کرتا تھا اور ہماری موت کے بعد بھی آسمان اور زمین اللہ تعالیٰ کے ذکر سے گونجتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ہمارا ہی فائدہ ہے اور نہ کرنا ہمارا ہی نقصان ہے]

اللہ عزوجل نے فرمایا: ﴿ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا (35) ﴾ [الاحزاب: 33] '' اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، تیار کی ہے اللہ نے اُن کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم''

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ''شیطان آدم کے بیٹے کے دل کے ساتھ چمٹا رہتا ہے۔ جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو اُس سے دور ہو جاتا ہے اور جب وہ غافل ہو جاتا ہے تو (پھر) وسوسے ڈالنا شروع کر دیتا ہے۔'' [رواہُ امام بخاریؒ]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ''موسیٰؑ نے عرض کیا اے میرے ربّ! مجھے ایسی چیز بتایئے جس کے ساتھ میں آپ کا ذکر کروں اور اس کے ساتھ آپ سے دعا کروں۔ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ تم **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے کلمات کہو۔ اُنھوں نے کہا اے میرے ربّ! آپ کے تو تمام بندے یہ کلمات کہتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے مخصوص کلمات بتائیں۔ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! اگر ساتوں آسمان اور جو اِن میں (میرے سوا) آباد ہے اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کے کلمات دوسرے پلڑے میں رکھ دیے جائیں تو **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** کا پلڑا ان پر غالب آجائے گا۔'' [شرحُ السُّنّة]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ''اگر میں یہ کلمات کہوں **سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** ، تو یہ میرے نزدیک ان تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے'' [رواہُ امام مسلمؒ]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ **محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:** ''دو کلمات ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بھاری ہیں، رحمٰن کو محبوب ہیں **سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ** '' [رواہُ امام بخاریؒ والمسلمؒ]

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ (9) ﴾ [المنٰفقون: 63] ''اے ایمان والو! غافل نہ کر دیں تمہیں تمہارے مال اور نہ ہی تمہاری اولاد اللہ کے ذکر سے اور جو کوئی یہ کرے تو وہی لوگ خسارہ پانے والے ہیں''

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ